66227 ـ نشہ آور اشياء استعمال كرنے اور انہيں شراب كے حكم ميں شامل كرنے كا حكم

سوال

اس وقت نشہ آور اور خاص كر حشيش اور بھنگ كا استعمال بہت زيادہ ہو چكا ہے، لوگ يہ سمجھتے ہيں كہ يہ خمر نہيں اور عقل ميں فتور پيدا نہيں كرتى ميرا سوال يہ ہے كہ:
كيا يہ بالفعل خمر ہے، يعنى نشہ آور ہے، اور كيا اگر آدمى اسے استعمال كرے تو اس كى نماز چاليس يوم تك قبول نہيں ہوتى ؟
اور رمضان المبارك ميں حشيش استعمال كرنے والے كے روزے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس ميں كوئى شك نہيں كہ نشہ آور اشياء حشيش، افيون، كوكين، مورفين وغيرہ كا استعمال كئى ايك وجوہات كى بنا پر حرام ہے، جن ميں سے چند ايك ذيل ميں بيان كى جاتى ہيں:

1 ـ يہ اشياء عقل ميں فتور پيدا كرتى ہيں، اور جو چيز عقل ميں فتور پيدا كرے وہ حرام ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہر نشہ آور چيز خمر ہے، اور ہر نشہ آور چيز حرام ہے، اور جس كسى نے بھى دنيا ميں شراب نوشى كى اور وہ شراب نوشى كرتے ہوئے توبہ كيے بغير ہى مر گيا تو وہ آخرت ميں شراب نہيں پئےگا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2003).

اور بخارى و مسلم شريف ميں ابو موسى رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں:

" مجھے اور معاذ بن جبل كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يمن كى طرف بھيجا تو ميں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہمارے علاقے ميں جو كى شراب تيار كى جاتى ہے جسے مزر كا نام ديا جاتا ہے، اور شہد سے تيار كردہ شراب كو البتع كہا جاتا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر مسكر اور نشہ آور چيز حرام ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4087) صحیح مسلم حدیث نمبر (1733).

اور بخاری و مسلم میں ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ یہ فرما رہے تھے کہ:

" اما بعد: لوگو شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے، اور یہ شراب پانچ اشیاء یعنی انگور، کھجور، اور شہد، اور گندم، اور جو سے تیار ہوتی ہے، اور خمر وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4343) صحیح مسلم حدیث نمبر (3032).

اور اس میں کوئی شك نہیں کہ نشہ آور اشیاء عقل میں فتور پیدا کرتی اور اس پر پردہ ڈالتی ہے، اور اسے غائب کر دیتی ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ وسلم کے اس مطلق فرمان:

(ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے) سے ہر نشہ آور چیز کی حرمت پر استدلال کیا گیا ہے، چاہے وہ شراب نہ بھی ہو، تو اس میں حشیش وغیرہ بھی شامل ہوگی.

امام نووی وغیرہ رحمہ اللہ تعالی نے بالجزم اور یقین کے ساتھ کہا ہے کہ یہ مسکر یعنی نشہ آور ہے، اور دوسرے نے یقین کے ساتھ اسے مخدر یعنی بےسدھ کر دینے والی قرار دیا ہے، کیونکہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ شراب نوشی سے لڑکھڑاہٹ اور مدہوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ اس سے بھی حاصل ہوتی ہے.

اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں تو ابو داود میں " ہر مسکر اور مفتر چیز کی ممانعت کی روایت موجود ہے، واللہ تعالی اعلم " انتہی.

ماخوذ از فتح الباری (10 / 45).

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر وہ شراب مفتر ہے جو اعضاء میں فتور اور ڈھیلا پن پیدا کر دے اور کنارے سن کردے، اور یہ چیز نشہ کی ابتدا ہوتی ہے، اور اسے پینے کی ممانعت اس لیے ہے تا کہ یہ نشہ کا ذریعہ نہ بن جائے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ چیز جو عقل کو غائب کر دے تو وہ حرام ہے، چاہے اس سے نہ تو نشہ و مستی پیدا ہو، اور نہ لڑکھڑاہٹ، کیونکہ عقل کا غائب ہونا مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے، اور بھنگ کا استعمال جس سے نشہ نہ ہو اور نہ ہی عقل میں فتور ہو اور عقل غائب نہ ہو تو اس میں تعزیر ہے.

محققین فقہاء کو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ (یعنی حشیش اور بھنگ) نشہ آور ہے، اور فاجر قسم کے لوگ ہی اسے استعمال کرتے ہیں، کیونکہ اس میں نشہ و مستی اور جھومنا پایا جاتا ہے، تو اس طرح یہ نشہ آور شراب کو اس میں جمع کرتی ہے، اور شراب نوشی حرکت اور جھگڑا پیدا کرتی ہے، اور یہ فتور اور لذت لاتی ہے، اور اس کے ساتھ اس میں مزاج و عقل میں فساد و خرابی اور شہوت کا دروازہ کھلتا ہے، اور دیوثیت بھی پیدا کرتی ہے جو اسے شراب سے بھی زیادہ گندی اور شریر بنا دیتی ہے، بلکہ اس کی ایجاد تو تاتاریوں کے آنے سے ہوئی.

اور اس کی قلیل یا کثیر مقدار کے استعمال سے شراب کی حد ہی لگے گی جو کہ اسی یا چالیس کوڑے ہیں، اگر مسلمان شخص نشہ آور اشیاء کی حرمت کا اعتقاد رکھتا ہو " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (3 / 423).

اور السیاسۃ الشرعیۃ میں درج ہے:

" انگور کے پتوں سے تیار کردہ بھنگ بھی حرام ہے، اسے نوش کرنے والے کو شراب نوشی کرنے والے کی طرح کوڑے مارے جائینگے، اور یہ شراب سے بھی زیادہ گندی ہے کہ یہ عقل اور مزاج دونوں کی خراب کر دیتی ہے، حتی کہ مرد میں ہیجڑا پن اور دیوثیت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

اور شراب اس اعتبار سے اس سے زیادہ گندی اور خراب ہے کہ یہ جھگڑا اور لڑائی کا باعث بنتی ہے، اور یہ دونوں اشیاء ہی اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے روکتی ہیں، اور بعض متاخرین فقہاء نے اس کی حد میں توقف اختیار کیا ہے، اور ان کی رائے یہ ہے کہ اسے کھانے والے کو حد سے کم تعزیر لگائی جائیگی، اس وجہ سے کہ ان کا خیال ہے بغیر لڑکھڑاہٹ کے عقل میں تغیر بھنگ کی جگہ میں ہے، لیکن ہمیں متقدم علماء کرام کی اس کے متعلق کوئی کلام نہیں ملی.

حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اسے کھانے والے کو نشہ و مستی آتی ہے، اور وہ شراب نوشی کرنے کی طرح اسے چاہتے اور طلب کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور جب زیادہ استعمال کریں تو یہ انہیں نماز اور اللہ تعالی کے ذکر سے روکتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی کئی ایك خرابیاں مثلا دیوث پن، ہیجڑا پن، اور مزاج اور عقل میں فساد و خرابی پیدا کرنا وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں.

لیکن جب یہ چیز جامد ہے اور کھائی جاتی ہے نہ کہ پینے والی چیز تو اس لیے اس کی نجاست کے متعلق علماء کرام

کا اختلاف پایا جاتا ہے اس میں امام احمد وغیرہ کے تین اقول ہیں:

ایك قول تو یہ ہے کہ: پی جانے والی شراب کی طرح یہ بھی نجس ہے، صحیح اور معتبر بھی یہی ہے.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ: یہ نجس نہیں، کیونکہ یہ جامد ہے.

اور تیسرا قول یہ ہے کہ: اس کے جامد اور مائع ہونے میں فرق کیا جائیگا.

چاہے حالت جو بھی ہو یہ لفظا یا معنا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ اشیاء شراب اور نشہ آور اشیاء میں شامل ہوتی ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو قسم کی شراب کی متعلق فتوی دیں جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے:

البتع جو کہ شہد سے تیار ہوتی ہے اس کا نبیذ بنایا جاتا ہے حتی کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے.

اور المزر جو مکی اور جو سے تیار ہوتی ہے حتی کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے.

راوی کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم سے نوزا گیا تھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے "

متفق علیہ یہ حدیث صحیحین کی ہے " انتہی.

دیکھیں:السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ نمبر (92).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

تو وہ بھنگ اور حشیش کھانے پر کس طرح مصر ہے، خاص کر اگر وہ اس میں سے نشہ آور چیز کو حلال قرار دینے والا ہے، جیسا کہ لوگوں کا ایك گروہ ایسا کرتا ہے، تو اس طرح کے افراد کو توبہ کروائی جائے، اگر تو وہ توبہ کر لے تو ٹھیك وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے، کیونکہ بالاجماع اس میں سے نشہ آور حرام ہے، اور اسے حلال قرار دینا بغیر کسی اختلاف کے کفر ہے " انتہی.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (2 / 309).

2 ـ اس میں بہت زیادہ نقصانات اور عظیم قسم کا ضرر پایا جاتا ہے جو کہ شراب نوشی کرنے سے بھی زیادہ بڑھ کر ہو سکتا ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی نقصان اٹھاؤ "

مسند احمد اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2341) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" تو اس میں انسان کی ذاتی طور پر بھی نقصان ہوتا ہے، اور اس کے خاندان اور اولاد کو بھی نقصان پہنچتا ہے، اور اس کے معاشرے اور امت کو بھی نقصان ہے.

اس کا ذاتی اور شخصی نقصان یہ ہے کہ: اس کے جسم اور عقل پر گرانقدر اثرانداز ہوتی ہے؛ کیونکہ نشہ آور اور مستی والی چیز صحت اور اعصاب اور عقل و فکر اور مختلف دوسرے اعضاء اور نظام ہضم وغیرہ کو خراب اور ہلا کر رکھ دیتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیاں ہیں جو سارے بدن کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں، بلکہ آدمی کے وقار اور انسانی عزت و کرامت کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ اس سے انسان کی شخصیت ہل کر رہ جاتی ہے، اور وہ استہزاء و مذاق کا نشانہ، اور مختلف قسم کے امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے.

اور خاندانی نقصان یہ ہے کہ: وہ نقصان یہ ہے کہ اس کی بیوی اور اولاد کو مختلف قسم کی خرابیاں اور ضرر لاحق ہوتے ہیں، جس کی بنا پر گھر ناقابل برداشت جہنم سی بن کر رہ جاتا ہے، گھر میں تعصب و ہیجان اور سب و شتم کا دور، اور طلاق اور حرام کلام، اور توڑ پھوڑ، اور بیوی بچوں کا خیال نہ کرنا، اور گھریلو اخراجات میں کوتاہی جیسے کام جنم لیتے ہیں اور نشہ آور اور مست کردینے والی اشیاء کے استعمال سے ایسی اولاد پیدا ہوتی ہے جو اپاہج اور عقلی طور پر ناقص رہ جاتی ہے ....

اور عمومی نقصان یہ ہوتا ہے کہ: لمبا چوڑا مال اور دولت ضائع ہو جاتا ہے جس کا کوئی فائدہ تك نہیں ہوتا، اور مصلحت و ضروریات اور اعمال معطل ہو کر رہ جاتے ہیں، اور واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے، اور عمومی امانت کی ادائیگی میں خلل پیدا ہوتا ہے، چاہے وہ ملکی مصلحت ہو یا کمپنیوں یا کارخانوں یا افراد اور شخصی مصلحت.

اس کے علاوہ جو اسے نشہ یا مستی سے اشخاص، اور اموال اور عزت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ مست کر دینے والی اشیاء کے نقصانات تو نشہ آور اشیاء سے بھی زیادہ خطرناك ہیں؛ کیونکہ مست کردینے والی اشیاء تو اخلاقی قدر کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے " انتہی

دیکھیں: الفقہ الاسلامی و ادلتہ تالیف ڈاکٹر وھبۃ الرحیلی (7 / 5511).

حاصل یہ ہوا کہ: ان مخدرات یعنی مست کر دینے والی اشیاء کی حرمت میں کسی بھی عقل و دانش رکھنے والے شخص کو کوئی شك و شبہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ نصوص اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں بہت زیادہ نقصانات ہیں.

اور نشہ آور اور مست کر دینے والی اشیاء استعمال کرنے کی سزا یہ ہے کہ: اسے شراب نوشی کرنے کی حد لگائی جائیگی، جیسا کہ حشیش اور بھنگ کے متعلق شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے، تو مست کر دینے والی اشیاء ان اشیاء میں داخل ہیں جو اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں وہ چاہے خمر اور مسکر لفظا ہو یا معنا.

اس لیے علماء اور مبلغین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے ان اشیاء کے نقصانات اور اس کے خطرناك نتائج بیان کریں.

رہا آپ کا سوال شراب نوشی کرنے والے کی چالیس رور تك نماز کی عدم قبولیت اور اس کے روزے کے حکم کا جواب تو اس کے متعلق سوال نمبر (20037) اور (27143) کے جوابات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

واللہ اعلم .